السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کچھ عرصہ پہلے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ۔ دس دن کے بعد ان کی صلح ہوگئی ۔ دوبارہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان میں دوبارہ جھگڑا ہوا تو اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی نوٹس میں بھیج دیں ۔ اب تین طلاقوں کو دیئے ہوئے ساڑھے چار ماہ گزر چکے ہیں ۔ کیا قرآن وحدیث کی روشنی کے مطابق نکاح ہوسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں اس آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر صلح و رجوع کر لینے کے بعد یکمشت تین طلاقیں دے دیں جو شریعت میں ایک طلاق شمار ہوتی ہے ۔ چنانچہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر : ۴۷۷ میں ہے : ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : تین طلاقیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک طلاق ہوتی تھی ۔ '' الحدیث ۔ اور پہلی رجعی طلاق اور دوسری رجعی طلاق کے بعد عدت کے اندر رجوع بلا تجدید نکاح درست ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ط } [البقرة : ۲۲۸] [''ان کے خاوند اگر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حقدار ہیں ۔ ''] اور عدت کے بعد رجوع بتجدید نکاح درست ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ط } [البقرة : ۲۳۲] [''اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچیں اپنی عدت کو پس مت منع کرو ان کو یہ کہ نکاح کریں ، خاوندوں اپنے سے جب راضی ہوں ، آپس میں ساتھ اچھی طرح کے ۔ ''] چونکہ صورتِ مسئولہ میں دی ہوئی طلاق دوسری طلاق ہے ۔ لہٰذا عدت کے اندر رجوع بلا نکاح اور عدت کے بعد رجوع بنکاح شرعاً درست ہے ۔ واللہ اعلم ۔ ۲ ۱۰ ۱۴۲۲ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل](#)

جلد02ص482

محدث فتویٰ